سید امین گیلانی

"قسمت جاگی"

رات وہ ساتھ تھے میخانے کی قسمت جاگی
ان کے لب چومے تو پیمانے کی قسمت جاگی

ورنہ پروانے کی آنکھوں میں تھی دنیا اندھیر
شمع روشن ہوئی پروانے کی قسمت جاگی

اپنے ہاتھوں سے مرے پاؤں میں ڈالی زنجیر
اے مری جاں ترے دیوانے کی قسمت جاگی

ان کو دیکھا تو صنم بول اٹھے اللہ اللہ
اللہ اللہ صنم خانے کی قسمت جاگی

تونے دیکھا تو بہار آ گئی ویرانے میں
اک نظر سے تری ویرانے کی قسمت جاگی

خفتہ قسمت ہی تو تھا میں جو لیلیٰ نہ ملی
ہاں مگر قیس کے افسانے کی قسمت جاگی

ہوش جب تک تھے تو فرزانہ رہا غم کا اسیر
کھو دیئے ہوش تو فرزانے کی قسمت جاگی

برق و باراں نے انہیں راہ میں تھا آن لیا
یوں اچانک مرے کاشانے کی قسمت جاگی

اس نے آئینہ و شانہ جو امیں مانگ لیا
مرے آئینے، مرے شانے کی قسمت جاگی

کاشف گیلانی

چلا ہے قافلہ جو عشاق کا

چلا ہے قافلہ عشاق کا جو سوئے رسول
مچل گئی مرے سینے میں آرزوئے رسول

نہ ہو گا ان سا کوئی خوش نصیب دنیا میں
سنی جنہوں نے عقیدت سے گفتگوئے رسول

جہاں کے سارے خزانے کروں میں اس پہ نثار
اگر کہیں سے جو مل جائے مجھ کو موئے رسول

وہ جنتی ہے کسی کو نہیں ہے شک اس میں
جو ایک بار بھی بیٹھا ہے روبروئے رسول

میں ان کے نقش کف پا تلاش کرتا ہوں
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

کیا ہے تو نے مسلماں سے وعدۂ جنت
مرے نصیب میں لکھ دے خدا تو کوئے رسول

جو جان و دِل سے فدا ہیں نبی کی سیرت پر
وہ بانٹتے ہیں زمانے میں ذوق خوئے رسول

خوشا نصیب خیالوں میں بوئے گُل کی طرح
اڑائے پھرتی ہے کاشف کو آرزوئے رسول